مولانا محمد اکرم مدنی حفظہ اللہ
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن

اسلام کا اصلاحی نظام

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحمن۔ قال اللہ عزوجل۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و ایتاء ذی القربی و ینهی عن الفحشاء والمنکر و البغی یعظکم لعلکم تذکرون۔ (النحل:٦٠)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالٰی عدل واحسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کر رہا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

آیت کی جامعیت:- یہ آیت مبارکہ قرآن کریم کی جامع ترین آیت ہے۔ جس میں اصلاح معاشرہ اور انسانی ضرورت کے لئے تمام اہم باتوں اور تعلیمات کو چند مختصر جامع الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے سلف صالحین کے عہد مبارک سے آج تک دستور چلا آ رہا ہے کہ جمعہ وعیدین کے خطبوں کے آخر میں یہ آیت تلاوت کی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول امام ابن کثیر رحمہ اللہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان اجمع آیۃ فی القرآن فی سورۃ النحل ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔۔۔ الخ۔ ترجمہ:- کہ قرآن کی جامع ترین آیت سورۃ نحل میں یہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

اور حضرت اکثم بن صیفی رضی اللہ عنہ تو اس آیت کی بناء پر اسلام میں داخل ہوئے جبکہ امام ابن کثیر نے معرفۃ الصحابہ کے حوالہ سے اس واقعہ کی تفصیل بیان کی ہے کہ اکثم بن صیفیؓ اپنی قوم کے سردار تھے۔ جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئی نبوت اور اشاعت اسلام کی خبر ملی تو ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں مگر قوم کے لوگوں نے کہا کہ آپ ہم سب کے بڑے ہیں آپ کا خود جانا مناسب نہیں۔ اکثمؓ نے کہا کہ قبیلہ کے دو آدمی منتخب کرو جو ادھر جائیں اور حالات کا جائزہ لے کر مجھے بتلائیں۔ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم اکثم بن صیفی کی طرف سے دو باتیں دریافت کرنے کیلئے آئے ہیں۔ اکثم کے دو سوال یہ ہیں: "**من انت وما انت؟** آپ کون ہیں اور کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے سوال کا جواب تو یہ ہے کہ میں محمد بن عبداللہ ہوں اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اسکے بعد آپ نے سورۃ نحل کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "**ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔۔۔ الخ**" ان دونوں قاصدوں نے درخواست کی کہ یہ آیت پھر ہمیں سنایئے۔ آپ نے اس آیت کو بار بار پڑھا۔ یہاں تک کہ ان کو یہ آیت یاد ہوگئی۔ قاصد واپس اکثم بن صیفی کے پاس آئے اور بتلایا کہ ہم نے پہلے سوال میں یہ چاہا تھا کہ آپ کا نسب معلوم کریں مگر آپ نے اس پر زیادہ توجہ نہ دی صرف باپ کا نام بیان کر دینے پر اکتفا کیا مگر جب ہم نے دوسروں سے آپ کے نسب کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہ بڑے عالی نسب شریف ہیں اور پھر بتلایا کہ حضرت محمد ﷺ نے ہمیں کچھ کلمات بھی سنائے ہیں۔۔ وہ ہم بیان کرتے ہیں۔ ان قاصدوں نے آیت مذکورہ اکثم بن صیفی کو سنائی۔ آیت سنتے ہی اکثمؓ نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مکارم اخلاق کی ہدایت کرتے ہیں اور برے اور رذیل اخلاق سے روکتے ہیں۔ تم سب ان کے دین میں داخل ہو جاؤ۔ تاکہ تم دوسرے لوگوں سے آگے رہو اور پیچھے تابع بن کر نہ رہو۔ (ابن کثیر)

ترجمة الحدیث

عدل کرنے والا حکمران

عن ابی هریرة رضی اللہ عنه ' عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ' سبعة یظلهم اللہ فی ظله یوم لا ظل الا ظله' اما م عادل و شاب و شاب نشأ فی عبادة اللہ تعالیٰ ' و رجل قلبه معلق فی المساجد ' و رجلان تحابا فی اللہ ' اجتمعا علیه ' و تفرقا علیه و رجل دعته امراة ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ و رجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شماله ما تنفق عینیه و رجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناه۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالٰی اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (١) انصاف کرنے والا حکمران (٢) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھے (٣) وہ آدمی جس کا دل مساجد میں معلق رہتا ہو۔ (٤) وہ دو آدمی جو اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اسی کی وجہ سے باہم جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ (٥) وہ آدمی جس کو معزز اور خوبصورت عورت دعوت گناہ دے اور وہ کہہ دے میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں (٦) وہ آدمی جو اس طرح خفیہ صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی یہ علم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (٧) وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے (اسکے خوف سے) آنسو رواں ہو جائیں۔ (بخاری ومسلم)

قارئین کرام! مذکورہ حدیث میں سات افراد کا تذکرہ کیا گیا ہے جنہیں اللہ تعالٰی قیامت کے دن اپنی خاص حفاظت یا اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں بھی ان مذکورہ افراد میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین